بسم الله الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم الله ببدر وانتم اذلة

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

۲۳۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷۔ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

جلد (۶) | نمبر (۶)

بروز جمعرات

دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عُسر اور یُسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم ۔ ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز

نمازوں کے اوقات مختلف شہروں میں مختلف ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے ان کا اخبار میں درج کرنا مفید ثابت نہیں ہوا۔ ان نمازوں کے اوقات نکال لینے کے واسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے ہر جگہ کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کر کے اس کے مطابق دریافت کر لیں اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہیں۔ کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر میں دھوپ گھڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہو سکتا ہے

نماز ظہر۔ اول وقت ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے

نماز عصر دھوپ گھڑی میں ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اُس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ بڑھ جائے تو وقت ابتدائے عصر ہے دھوپ کے بالکل زرد ہونے تک۔ یہ بھی یاد رہے کہ گھڑیاں ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہیں اور وہ وقت مقامی نہیں ہوتا۔ نماز مغرب۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد۔ نماز عشاء۔ ایک گھنٹہ ۳۰ منٹ بعد

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں۔ اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ خاکسار محمد حسین احمدی

جلد (۶) | ۲۳- ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷- فروری سنہ ۱۹۰۷ء | نمبر (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

پوپ کی اُمید - پوپ صاحب ایک جوشیلی تحریر مین رقمطراز ہے - کہ ہر طرف سے عیسائیت کا جہاز سمندر کی موجون - اور طوفان کی سختیون سے تھپیڑے کھا کر نہایت خوفناک حالت مین ہو رہا ہے - لیکن وقت آئیگا - کہ یسوع مسیح نمودار ہوگا - اور سمندر کی ہوا پر حکمرانی کرتا ہوا اس کو بٹھا دیگا -

پوپ صاحب کی تحریر بہت دردمند الفاظ مین ہے لیکن افسوس ہے کہ ان کی امید برآتی ہوئی نظر نہین آتی - اور عیسائیت کا جہاز آج ڈوبا یا کل - یسوع مسیح اگر زندہ بھی ہوتے - تو ان کا مسکن وادی کشمیر مین سمندر سے اتنا دور ہے - کہ وہان تک موجون کی آواز نہین پہونچ سکتی اور اب تو وہ اپنی قبر مین ایسے آرام سے پڑے ہین کہ ایک نہین ہزار پوپ بھی قیامت تک چلاتا رہے - تو وہ ان کو کوئی جواب نہین دے سکتے - بھلا پوپ صاحب یہہ تو فرما دین کہ ۱۹۰۰ سال سے آج تک کبھی یسوع نے آپ کو کسی امر کا کبھی جواب دیا ہے - جو آئندہ دین گے -

یسوع کے برخلاف پادریون کی کثرت رائے

ولایت کا اخبار ریل نیوز پیپر لکھتا ہے - کہ یسوع کا حکم یہ تہا کہ تم اپنا خزانہ زمین پر جمع مت کرو - جہان کیڑا مٹی کہا جاتی ہے - اور چور چوری کرتا ہے - بلکہ تم اپنا خزانہ آسمان پر بناؤ - عام عیسائیون نے تو اس پر عمل کرنا ہی کیا تہا کیا پادری صاحبان نے بھی اپنی عملی حالت سے کثرت رائے کے ساتہہ بلکہ متفق ہو کر یسوع کے اس حکم کو منسوخ یا ناقابل عمل ثابت کیا ہے - جیسا کہ ان کی جمع کی ہوئی دولتون سے ظاہر ہے - ان مین سے چند ایک پادریون کی جائیداد کی شائع شدہ فہرست اس جگہ نقل کی جاتی ہے -

پادری فسٹر برٹ صاحب وارد وارسپ ۸۰ لاکہہ روپیہ
پادری گارڈ بر صاحب وارد سوت ویل ۱۸ لاکہہ روپیہ
پادری مسیرز وارد ہاکی ہیت ۲۴ " "
پادری آرچی بلڈ صاحب وارد فارسپ ۲۲ لاکہہ روپیہ

یہ فہرست لمبی ہے بغرض اختصار اتنے کا ترجمہ کیا گیا

ماخذ عیسویت - ڈاکٹر پالکارس صاحب نے ایک کتاب اس مضمون پر تصنیف کی ہے کہ انجیل مین جو اقوال مسیح کی طرف منسوب کئے جاتے ہین - اس کا اکثر حصہ لفظ بلفظ بُدھ کی کتاب مین پایا جاتا ہے -

چونکہ حضرت مسیح کی سیاحت مشہور ہے اور بیس سال تک ان کی عمر کے حالات کی کچھہ اطلاع نہین اس واسطے تعجب نہین کہ اس عرصہ مین اونہون نے ہندوستان کے کسی مہاتما بُدھ سے جو خود نبی ہو یا ہند کے انبیاء کا وارث ہو تعلیم حاصل کی ہو - کیونکہ حضرت مسیح کچھہ صاحب شریعت نبی نہ تھے بلکہ صرف پہلی شریعتون پر عمل کرانے والے اور صرف ایک مختص القوم اور مختص الزمان نبی تھے -

زمین کی تباہی - امریکہ کے ڈاکٹر لومیس صاحب نے ایک کتاب نوسو صفحے کی لکھی ہے - جس مین طبقات ارض کے خواص سے یہ نتیجہ نکلتا ہوا ظاہر کیا ہے - کہ دو آیندہ سال مین زمین پر ایک تباہ کن طوفان آنیوالا ہے - جو یورپ کے اُوپر سے گزرے گا اور امریکہ اور مغربی ہند تک پہنچیگا اور اس کے راہ مین جو کچھہ آوے سب کو تباہ کر دیگا وہ لکھتے ہین کہ ایسے طوفان زمین پر ہمیشہ دو ہزار سال کے بعد آیا کرتے ہین - دنیا دارون کی غفلت کا تو ایسا ہی حال ہے کہ ایسے طوفان کا آنا بھی کوئی تعجب کی بات نہین سائنس دان اور منجم ایسی باتین ہمیشہ کہا ہی کرتے ہین - اکثر جھوٹی نکلتی ہین اور کوئی ایک آدہ اتفاقاً درست بھی ہو جاتی ہے لیکن جو پیشگوئی اس قسم کی خدا کے مقدس رسول کیا کرتے ہین - اس مین ایک خاص بات یہ ہوتی ہے - کہ ایسے عذاب اس بات کے ساتہہ مشروط ہوتے ہین کہ اگر لوگ توبہ کرین - تو وہ بچ جائینگے - چنانچہ رجوع بحق ہونے والے بچائے جاتے ہین -

عورت ڈاکٹر - ڈاکٹر شیول صاحب میڈیکل جنرل مین لکھتے ہین کہ مین یہ فیصلہ کر چکا ہون کہ عورتین ڈاکٹری پیشہ کے لائق نہین ہین نہ ان مین جسمانی قوت ہے اور نہ دماغی خوبیان ان مین اس قسم کی پائی جاتی ہین کہ وہ علم طبابت اور جراحی کے مشکل اور

ریویو

(دفتر بک ایجنسی سے طلب کرو)

لغات القرآن حصہ دوم مولفہ عبد الحی صاحب عرب ۲۰۰ صفحے مین ختم ہوئی ہے - ناظرین اس کا پہلا حصہ دیکھہ چکے ہین اس واسطے اس کے متعلق کچھہ بہت لکھنے کی ضرورت نہین اسمین شک نہین کہ عرب صاحب موصوف نے اس کتاب کے لکھنے مین اور چھپانے مین بہت محنت اُٹھائی ہے جیسا کہ کتاب کے اخیر مین انہون نے ذکر کیا ہے کہ لغت کی تمام مشہور کتابون کو اُنہون نے اس کتاب کے لکھنے کے وقت زیر مطالعہ رکھا ہے بقول حضرت اقدس عربی کے اہل زبان بھی ہین اور عربی حصہ کو جس خوبی سے اونہون نے پورا کیا ہے وہ محتاج بیان نہین - لیکن اُردو ترجمہ کو بھی لائق آدمیون کی مدد سے اسی طرح نبہایا ہے کہ کوئی شخص یہ کہہ سکتا کہ یہ غیر ملک کے آدمی کی تصنیف ہے - قرآن شریف کے شائقون کو چاہئے کہ عرب صاحب کی محنت کی قدر کرین اور کتاب کو ہاتہون ہاتہہ خرید کرین -

حصہ دوم کی قیمت باوجود اس قدر ضخامت کے کہ حصہ اول سے ڈیوڑہی ہو گئی ہے صرف عہ رکھی گئی ہے اور حصہ اول کی قیمت بھی عرب صاحب نے کم کر کے صرف عہ کر دی ہے پس دونون جلدین یعنے ہزار صفحے کی کتاب صرف عہ روپیہ مین مل سکتی ہے دفتر بدر کی بک ایجنسی سے طلب فرماوین -

الاستخلاف - یہ کتاب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکے حال ناظم بک ایجنسی دفتر بدر قادیان کی تصنیف ہے اور مسئلہ خلافت مین روافض کے اعتراضات کا جواب شافی کلام الٰہی سے دیا ہے خدا کی بیشمار رحمتین و نصرتین حضرت مسیح موعود پر ہون جنہون نے سب سے اول سنی و شیعہ کے درمیان کے جھگڑے کو مٹانے کے واسطے ایک آسان راہ نکالی کہ کسی کی خلافت کیواسطے قرآن شریف سے ثبوت نکالنا چاہیئے - چنانچہ آپ نے اپنی عربی کتاب سر الخلافہ مین اس مسئلہ کو قطعی طور پر طے کر دیا اس کے بعد اسی پیرایہ پر مرحوم و مغفور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب خلافت راشدہ مین مسئلہ خلافت کا ایسی عمدگی سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ کئی گمراہ راہ ہدایت پر آگئے اسی منہاج پیرایہ قاضی صاحب نے سلیس اُردو زبان مین قرآن شریف کی آیات باہرہ سے مخالفین کا مُنہ بند کیا ہے یہ کتاب چھوٹی تختی پر ۱۲۵ صفحہ پر ختم ہوئی ہے کتاب کی لکھائی اچھی نہین مگر کاغذ سفید کر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۷ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - روشن نشان

۲ - ہماری فتح ہوئی

۳ - فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - انما یرید اللہ لکم الیسر

۲ - الحق بشیعۃ موسیٰ - ورضی اللہ بہ قولا

۳ - انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیراً -

ترجمہ - خدا تعالیٰ نے تمہاری آسانی اور آرام کا ارادہ کیا ہے - اس شخص یا اُن اشخاص کو موسیٰ کے خاص گروہ یعنی اس عاجز کے گروہ میں داخل کر دیا گیا - اور اللہ تعالیٰ اس سے بوجہ اُس کے قول کے راضی ہوا - اے اہل بیت خدا نے یہہ ارادہ کیا ہے - کہ تمہاری پلیدی دور کر دے اور تمھیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنیکا

مصر سے ایک خط اور اس کا جواب

(ترجمہ خط عربی آمدہ از اسکندریہ)

یہہ عریضہ ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہندی پنجابی کی طرف جو صاحب جلال اور احترام کے ہین - بعد دعا سلام کے عرض ہے - کہ آپ کی اتباع ان شہرون مین بہت کثرت سے ہو گئے ہین جن کا عدد ذرات ریگستان اور سنگریزون کے برابر پہونچ گیا ہے - کیونکہ آپ نے اپنی وہ تعلیمات امن کے پیدا کرنے والی دنیا مین شائع کی ہین جس سے سرکشی اور بغاوت کا طغیان دور ہو جاتا ہے - اس جگہ پر کوئی شخص باقی نہین رہا - جس نے آپ کی رائے پر عمل نہ کیا ہو اور آپ کے نتائج افکار کا پیرو نہ ہو گیا ہو اور یہہ لوگ بڑی جہد اور کوشش کے ساتھ آپ کی کتابین جو آپ نے تصنیف کی ہین ہم سے طلب کر رہے ہین - جن مین جناب کے الہامات بھی درج ہون تاکہ ہم سب کو ان پر اطلاع ہو جاوے - اور ان کے مقتضا کے بموجب عملدرآمد کیا جاوے - والسلام - یہہ عریضہ لکھا ہوا روز چہار شنبہ ۱۵ - دسمبر ۱۹۰۶ء کا احمد زہری بدرالدین کا ہے - جو منجملہ اہالی کمس اسکندریہ مین رہتا ہے اور کتب بنام مذکور روانہ ہونوین -

ترجمہ جواب عربی خط موسومہ احمد زہری بدرالدین کا یہہ ہے -

حضرت فاضل احمد زہری بدرالدین آفندی سلمہ اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپکا خط گرامی جو ۱۹ دسمبر ۱۹۰۶ء کا لکھا ہوا تھا - ہمارے پاس ۲۳ جنوری کو پہونچا - اس خط مین جو آپ نے معا اپنے جملہ اخوان ورفقائے طریق کے اپنا شوق واخلاص ساتھ اون تعلیمات واضحہ اور خالصہ اسلامیہ کے ظاہر کیا ہے جو حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود اور مہدی معہود نے تمام دنیا مین تبلیغ کرکے اس قرن مین شائع کی ہین - اس سے ہم لوگ بہت خوش ہوئے اور حضرت عظمت مآب خلیفۃ اللہ بھی آپ کو اور ان کے جملہ رفقا کو جو مخلصین ہین - سلام فرماتے ہین اور انشاء اللہ تعالیٰ کتب مصنفہ حضرت عزت کو ہم عنقریب روانہ کرینگے - اور اگر میعاد ایک ماہ مین کتابین آپکے پاس نہ پہونچین - تو آپ ہم کو اطلاع فرمائیے - تاکہ ہم دوبارہ بھیجین - اور آپ ہم کو یہہ بھی اطلاع دیوین مفصلاً - کہ آپ صاحبون کو اس تعلیم خالص دین اسلام کی جس کو حضرت خلیفۃ اللہ نے شائع کیا ہے کیونکر ہوئی ہے اور جن صاحبان اکابر نے اس تعلیم کا اتباع کیا ہے اُنکے اسمائے گرامی بھی تحریر فرمائیے - بالآخر سب کو ہمارا سلام بالاحترام پہونچے - محررہ ۹ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ روز پنجشنبہ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء - از قادیان ضلع گورداسپورہ -

اخبار قادیان

اس ہفتہ مین آسمان ابر آلود رہا اور بارش تھوڑی بہت ہوتی رہی -

حضرت اقدس کی طبیعت بھی علیل رہی - اور آپ بہت کم تشریف باہر لاسکے -

خان صاحب عبد المجید صاحب کپورتھلہ سے - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور سے - دو صاحب کشمیر سے اور دیگر دوست مختلف مقامات سے آکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے +

ڈائری

القول الطیّب

فرمایا۔ حضرت عیسےٰ کے معجزے تو ایسے ہین۔ کہ اس زمانے مین وہ بالکل معمولی سمجھے جا سکتے ہین۔ اکمہ سے مراد شب کور ہے۔ اب ایسا بیمار معمولی کلیجی سے بھی اچھا ہوسکتا ہے۔ احیاء موتی سے مراد بھی خطرناک مبلیفون کا تندرست ہوناہے۔ پس آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے مین یہہ باتین کچھہ بھی نہین۔

۱۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ فرمایا کہ طاعون کی موت بالخزی موت ہے۔ نمونیا جس سے چند گھنٹون مین فیصلہ ہوجائے۔ طاعون نہین تو اور کیا ہے۔

مولوی محمد حسین کا ذکر آیا۔ کہ وہ رجوع کیونکر کریگا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے آگے کوئی مشکل بات نہین وہ جب چاہے دل کو پھیر دے وہ اگر غور کرے۔ تو اس کے لئے یہی ایک نشان کافی ہے کہ براہین احمدیہ کے ریویو کے زمانے مین مین اکیلا تھا اور اب یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی پوری ہورہی ہے۔ باقی سب عقائد سوان مین تو کوئی اتنا بڑا فرق نہیں۔ صرف سمجھہ کا پھیر ہے پہلے لیجئے وفات مسیح کو سو اس مسئلہ مین خود ان کے اپنے علماء کے مختلف اقوال ہین۔ پس ہمین ایک قول کو ترجیح دینے سے یہ کیونکر برا کہہ سکتے ہین۔ توفیتنی کے معنے مین جھگڑا ہے۔ مگر میرے نزدیک تو جو معنے کرین ... ... ہمارا مطلب حاصل ہے۔

لما توفیتنی کے اگر یہ معنے ہون کہ جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو پھر تو ہی ان کا نگران حال تھا۔ اس صورت مین بھی یہ ظاہر ہے۔ کہ آپ دوبارہ دنیا مین تشریف نہین لائے ورنہ یہ حصر نہ کرتے۔ پھر معراج کو لو ہمارا یہ مذہب ہرگز نہین کہ وہ ایک خواب تھا یا صرف رُوح گئی بلکہ ہم تو کہتے ہین کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عین بیداری مین معراج ہوا اور ایک لطیف جسم بھی ساتھہ تھا۔ مگر یہ باطنی امور ہین۔ خشک ملا اسے کیا سمجھین۔ پھر مکالمۂ آلٰہی کا دعوےٰ ہے۔ یہ بھی کوئی نئی بات نہین۔ سنت اللہ سے بھی یہ بات ثابت ہے اور انسان کے دل کی تڑپ بھی یہی چاہتی ہے فتوح الغیب مین بھی ایسا ہی لکھا ہے اور اشاعۃ السنّہ مین بھی چھپا تھا ولہم مکالمات۔ مجدد صاحب نے بھی یہی لکھا ہے اور ولی و نبی مین قلّت و کثرت مکالمات کا فرق بتایا ہے یہ نبی کا لفظ صرف انہی معنون مین ہے اور اپنی اپنی اصطلاح ہے ورنہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہین۔ عوام الناس کو بدظن کرنے کے لئے ہم پر طرح طرح کے الزام لگائے جاتے ہین کبھی کہتے ہین ملائکہ کے منکر ہین۔ کبھی کچھہ۔ حالانکہ ہم ملائک پر۔ خدا کی کتابون پر۔ احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ بہشت و دوزخ۔ عذاب قبر۔ تقدیر حشر اجساد سب پر صدق دل سے ایمان لاتے ہین۔ ہم ایسے امور کی **تفاصیل خدا کے حوالے کرتے ہین۔ کیونکہ** محتاط مذہب یہی ہے کہ انسان مجمل پہ ایمان لاوے اور تفاصیل کو بحوالۂ خدا کر دے۔ باقی رہا شریعت کا عملی حصہ۔ سو ہمارے نزدیک سب سے اول قرآن مجید ہے پھر احادیث صحیحہ جن کی سنّت تائید کرتی ہے اگر کوئی مسئلہ ان دونون مین نہ ملے۔ تو پھر میرا مذہب تو یہی ہے۔ کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے کیونکہ ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا کی مرضی یہی ہے مگر ہم کثرت کو قرآن مجید و احادیث کے مقابلہ مین ہیچ سمجھتے ہین ان کے بعض مسائل ایسے ہین کہ قیاس صحیح کے بھی خلاف ہین۔ ایسی حالت مین احمدی علماء کا اجتہاد اولی بالعمل ہے۔ دیکھو مفقود الخبر کے لئے ۹۰ برس یا کم و بیش میعاد رکھی ہے۔ یہ ہی نہین کہ بڈھا کہ وہ نکاح نہ کرے۔ یہ واہیات ہے (حکیم الامۃ نے عرض کیا کہ حضور شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے۔ کہ جس ملک مین جس مذہب کی کتابین بسہولت میسر آئین۔ اس پر عمل ہونا چاہیئے۔ فرمایا بے شک ہماری طرف حنفی مذہب کی کتابین ہی ہین۔ اعمال کی اصل روح تو معرفت آلٰہی و اخلاص ہے۔ یہہ نہ ہو تو یہ لفظی جھگڑے ہیچ ہین۔ ہماری بعثت کی ایک بھاری غرض یہ بھی ہے۔ کہ ہم مسلمانون کو عملاً مسلمان بنادین۔

(اکمل آف گولیکی)

ضرورت امام مسجد

موضع محلانوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کی مسجد احمدیہ کے واسطے ایک امام مسجد جو احمدی ہو ضرورت ہے اسواسطے اگر کوئی احمدی بھائی امامت مذکورہ کو منظور فرمادین تو بندہ سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کر سکتے ہین۔ الراقم بندہ الہداد

المفتی

۳۰۔ **روزہ**۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہین فرمایا جائز ہے۔

۳۱۔ اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ مین سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہین فرمایا جائز ہے۔

۳۲۔ اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھہ بیمار ہو تو اس مین دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہین۔ فرمایا یہ سوال ہی غلط ہے۔ بیمار کیواسطے روزہ رکھنے کا حکم نہین۔

۳۳۔ اسی شخص کا یہ سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے اس کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ مین بھیجنا جائز ہے یا نہین فرمایا۔ ایک ہی بات ہے۔ خواہ اپنے شہر مین کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ مین بھیجدے۔

۳۴۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ نماز فجر کی اذان کے بعد دوگانہ فرض سے پہلے اگر کوئی شخص نوافل ادا کرے تو جائز ہے یا نہین فرمایا۔ نماز فجر کی اذان کے بعد سورج نکلنے تک دو رکعت سنّت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نماز نہین ہے۔

۳۵۔ **کشتۂ بندوق**۔ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ بندوق کی گولی سے جو حلال جانور ذبح کرنے سے پہلے ہی مرجائے اس کا کھانا جائز ہے یا نہین۔ فرمایا گولی چلانے سے پہلے تکبیر پڑھ لینی چاہیئے۔ پھر اس کا کھانا جائز ہے

۳۶۔ **دائمی دورہ**۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ جو شخص بسبب ملازمت کے ہمیشہ دورہ مین رہتا ہو۔ اس کو نماز دن مین قصر کرنی جائز ہے یا نہین۔ فرمایا جو شخص رات دن دورہ پر رہتا ہے اور اسی بات کا ملازم ہے۔ وہ حالت دورہ مین مسافر نہین کہلا سکتا۔ اس کو پوری نماز پڑھنی چاہیئے۔

۳۷۔ سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہین۔ فرمایا جائز ہے۔

۳۸۔ سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھون مین سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے۔ فرمایا۔ مکروہ ہے اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے۔

بدرِ منوّر

مورخہ ۲۳۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷۔فروری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

سورۃ الکوثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾

تحقیق عطا کی ہم نے تجھے کوثر ۔ پس نماز پڑھ واسطے اپنے پالنے والے کے اور قربانی کر ۔ بے شک دشمن تیرا جو ہے وہ بے نسل ہے

تفسیری ترجمہ بامحاورہ

اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ اس کو شروع کیا جاتا ہے۔جس کی رحمت بلامبادلہ سب کے واسطے عام ہے اور جو نیک عمل کرنے والوں کے واسطے انعام اور بدی کرنے والوں کو سزا دیتا ہے ۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے کوثر جیسی نعمت عطا کی ہے ۔پس اپنے رب کی عبادت کر اور قربانی دے ۔ تیرا دشمن تو ضرور جڑ سے کاٹا گیا ہے۔

یہہ سورۃ شریف مکی ہے ۔ اس میں تین[۳] آئتیں اور بارہ[۱۲] الفاظ اور بیالیس[۴۲] حروف ہیں۔

سب سے اوّل میں اس جگہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی زیر تالیف عربی تفسیر کو بمعہ ترجمہ (باجازت و بعد ملاحظہ صاحب موصوف) درج کرتا ہوں۔

سورۃ الکوثر

مکیۃ ۔ عند ابن عباس و عایشہ و ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ (الدر المنثور) ونسب ھذا القول فی البحر الی الجمہور (العینی و روح المعانی)

جیسا کہ کتاب درر المنثور میں لکھا ہے ۔یہہ سورۃ شریف حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ اور حضرت ابن زبیر کے قول کے مطابق مکی ہے ۔ اور تفسیر عینی اور روح المعانی میں لکھا ہے کہ بحر میں بھی یہہ قول جمہور کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ لما عرج بالنبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء قال اتیتُ علی نھر حافتاہ قباب اللؤلؤ ۔ مجوف ۔ فقلت ما ھذا یا جبرائیل ۔ قال ھذا الکوثر (البخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائیت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا ۔ تو آپ نے سنایا کہ شب معراج میں میں نے ایک نہر دیکھی ۔جس کے ارگرد موتیوں کے خیمے لگے ہوئے تھے ۔ مگر خالی تھے ۔ پس میں نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو اُس نے کہا کہ یہ کوثر ہے۔

ومدنیۃ ۔ عند مجاھد والحسن و قتادہ وعکرمہ و فی الاتقان انہ الصواب و رجحہ النووی فی شرحہ لمسلم ۔ اخرج احمد ومسلم و ابو داؤد والنسائی والبیھقی فی سننہ ۔ و ابن جریر وابن المنذر وابن مردویہ و ابی شیبہ عن انس ابن مالک

مجاہد اور حسن اور قتادہ اور عکرمہ کے قول کے مطابق یہہ سورۃ شریف مدنی ہے اور کتاب اتقان میں اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے ۔ اور نووی نے مسلم کی شرح میں بھی اسی بات کو ترجیح دی ہے ۔ احمد اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور بیہقی نے اپنی کتابوں میں اور ایسا ہی ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن مردویہ اور ابن ابی شیبہ نے ابن مالک سے روائیت کی ہے۔

اغفى رسول الله صلى الله عليه وسلم اغفاءة فرفع راسه متبسماً فقال انى انزل الىّ انفاً سورة فقراء بسم الله الرحمٰن الرحيم ـ انا اعطيناك الكوثر حتى ختمها (الحديث)

اما الكوثر ـ فاخرج البخارى والحاكم وابن جرير قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون ما الكوثر ـ قالوا الله ورسوله اعلم قال هو نهر اعطانيه ربى فى الجنة عليه خير كثير ترد عليه امتى يوم القيامة آنيته عدد الكواكب يختلج العبد منهم فاقول يارب انه من امتى فيقال انك لا تدرى ما احدث بعدك ـ

وعن ابن عباس رضى الله عنهما انه قال فى الكوثر هو الخير الذى اعطاه الله اياه ـ قال ابو بشر قلت لسعيد بن جبير فان الناس يزعمون انه نهر فى الجنة فقال سعيد النهر الذى فى الجنة من الخير الذى اعطاه اياه ـ (البخارى)

فى النسائى بدل فى الجنة فى بطنان الجنه معناه فى وسطها

واخرج ابن ابى شيبه واحمد والترمذى وصححه وابن ماجه وابن جرير وابن المنذر وابن مردويه انه يجرى على الدر والياقوت تربته اطيب من المسك وماءه اشد بياضاً من اللبن واحلى من العسل

وسأل نافع ابن الازرق عن ابن عباس رضى الله عنهما عن الكوثر فقال نهر ببطنان الجنه حافتاه قباب الدر والياقوت فيها ازواجه وخدمه ـ قال هل تعرف العرب ذلك قال نعم اما سمعت حسان بن ثابت يقول ؎

وحباه الاله بالكوثر ـ الاكـ
ـبر ـ فيه النعيم والخيرات

الكوثر من الكثرة ـ الشئ الكثير ـ كثرة مفرطة قال الكميت ؎

وانت كثير يا ابن مروان طيب
وكان ابوك ابن الفضائل كوثرا

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر تک سر نیچے کئے رکھا ... پھر سر اٹھا کر تبسم فرمایا اور کہا کہ ابھی مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی ہے ... پھر سورۃ کوثر پڑھی ۔

لفظ کوثر ۔ بخاری اور حاکم اور ابن جریر نے ... حدیث بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا ۔ کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا شے ہے ۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے ۔ تب آپ نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے جو میرے رب نے مجھے عطا کی ہے ۔ وہ نہر جنت میں ہے اس میں خیر کثیر ہے ۔ قیامت کے روز میری اُمت اُس پر وارد ہوگی ۔ اس کے برتن ستاروں جتنا درج ہے ۔ ان میں سے ایک آدمی اس پر سے ہٹایا جاویگا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب یہ تو میری اُمت کا آدمی ہے ۔ تو جواب ملے گا کہ تو نہیں جانتا کہ اس نے تیرے بعد کیا نئی باتیں نکالی تھیں ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوثر اس خیر کا نام ہے ۔ جو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے ۔ ابو بشر کہتا ہے کہ میں نے سعید بن جبیر کو کہا کہ لوگ تو خیال کرتے ہیں کہ کوثر جنت میں نہر کا نام ہے اور آپ کہتے ہیں وہ خیر ہے ۔ تو سعید نے کہا کہ جنت میں جو نہر ہے ۔ وہ بھی اسی خیر میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول کو عطا کی ہے ۔

حدیث شریف کی کتاب نسائی میں فی الجنۃ کی بجائے فی بطنان الجنۃ آیا ہے ۔ بطنان الجنہ کے معنے ہیں ۔ بہشت کے وسط میں ۔

ابن ابی شیبہ اور احمد اور ترمذی نے یہ روایت بیان کی ہے ۔ اور اس کو صحیح بتلایا ہے اور ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن مردویہ نے بھی یہ روایت بیان کی ہے ۔ کہ وہ نہر موتیوں پر اور یاقوت پر جاری ہے ۔ اُس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے ۔ اور اس کا پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید ہے اور شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے ۔

اور نافع ابن ازرق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کوثر کیا ہے ۔ تو اونہوں نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے ۔ جو کہ بہشت کے وسط میں ہے ۔ اور اس کے ارد گرد موتیوں کے اور یاقوت کے خیمے ہیں ۔ اس میں بیویاں اور خدام ہیں ۔ نافع نے کہا کہ اہل عرب ان معنوں سے واقف ہیں ۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہاں واقف ہیں ۔ کیا آپ نے حسان ابن ثابت کا یہ شعر نہیں سُنا ۔

(ترجمہ شعر) اور خدا تعالےٰ نے اُسے کوثر عطا کیا ہے ۔ بڑا کوثر ۔ جس میں نعمتیں اور بھلائیاں ہیں ۔

لفظ کوثر ۔ کثرت سے نکلا ہے ۔ اور اس کے معنے ہیں ۔ بہت ساری چیز ۔ بہت زیادہ ۔ کمیت شاعر کہتا ہے ۔

(ترجمہ شعر) اے ابن مروان تو کثیر ہے اور طیب ہے ۔
اور تیرا باپ بہت بڑھی ہوئی فضیلتوں والا تھا ۔

بدرِ صادق

۲۳۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق، فروری سنہ ۱۹۰۷ء

پادری صاحب

گوجرانوالہ مین ایک پادری صاحب کرکٹ کے میدان مین اپنے لڑکون کو کہلاتے ہوئے صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب سے بگڑ کھڑے ہوئے اور گورنمنٹ سے قطع تعلق کر لیا۔ تعجب ہے کہ ہر دو صاحبان عیسائی ہین۔ صاحب ضلع تو اپنے انتظامی رعب کے قائم رکہنے کے واسطے مجبور رہی تہے۔ کیونکہ انجیل پر عمل کیا جاوے۔ تو پہر سلطنت اور حکومت ناممکن امر ہے۔ لیکن پادری صاحب تو اسی بات کی تنخواہ کہاتے ہین۔ کہ ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسری آگے رکہنے کے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دنیا کو دکہلا دین اس واسطے ان کو مناسب نہ تہا کہ مقامی حاکم کے ساتہ اس طرح پیش آتے۔

خدا نے ہمارے دشمنوں کو بھی ہماری خدمت مین لگایا

مبارک ہین وہ جو خدا کے فرستادہ کو قبول کرتے ہین اور اس کے ناصرین مین شامل ہو کر خدا کو خوش کر لیتے ہین۔ پر وہ جو اپنی بدقسمتی سے اس کے دشمنوں مین داخل ہوتے ہین ان کو بھی جبراً کوئی نہ کوئی خدمت اس کی بجا لانی ہی پڑتی ہے۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہ زمانہ مسیح موعود مین اونٹ بیکار ہو جائینگے۔ سو ہمارے ملک مین اور دیگر اکثر ممالک مین تو اونٹ اکثر بیکار ہو چکا تہا۔ لیکن یہ پیشگوئی بالخصوص عرب کے واسطے معلوم ہوتی تہی۔ کیونکہ اونٹ زیادہ تر اسی جگہ کام آتا ہے۔ اور پہر خاصکر ان دو مقدس شہرون کے درمیان جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین آمد و رفت کا ذریعہ سوائے اونٹ کے کچہ ہے ہی نہین۔ سو شکر ہے خدا کا اس پیشگوئی کو پورا کرنے مین تمام دنیا کے مسلمان اور سب سے زیادہ ہند کے مسلمان سرگرم ہین۔ ہماری مخالفت کو موجب حصولِ پیسہ جاننے والے اور **وطن** کو خوش کرنے کا ذریعہ سمجہنے والے اور ایسے ناپاک ذرائع سے قومی **وکیل** کہلانے کا فخر حاصل کرنے کے حریص سب کے سب اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے ایسے ایسے بزرگون کی جیبین ٹٹول رہے ہین جن سے اگر اشاعت اسلام کے واسطے سیدھے راستہ سے کچہ مانگا جائے۔ تو ایک کوڑی نہ دین۔ خدا کی قدرت عجیب ہے طوعاً اوکرہاً سب کو اس کی ماننی پڑتی ہے۔

دروغ گوئی مین یوحنا کا شاگرد

عیسائی اخبار تحفہ سرحد بنون حضرت اقدس کے لیکچر لودیانہ کی نسبت لکہتا ہے کہ وہ اتنا لمبا ہے کہ شیطان کی آنت کی طرح ختم ہونے مین نہین آتا اور تعجب ہے کہ یہ دُرافشانی اخبار بدر ایڈیٹر کلمہ اور ہنود سے کی ہے جس مین وہ لیکچر بتمام و کمال ۱۵ صفحون مین ختم ہوا ہے۔ دروغگوئم بروئے تو دا ۱۱ مقولہ شاید کسی نے عیسائیون کے لیئے ہی پیار سے لال بجہکڑ کے واسطے کہا ہے کیون نہ ہو۔ آخر آپ یوحنا کے شاگرد ہین۔ جنہوں نے یسوع کے کامون کو چند ایک صفحون مین درج کر کے اخیر مین لکہہ دیا تہا کہ یسوع نے اتنے کام کئے کہ اگر وہ سب لکہے جاوین۔ تو دنیا مین بہر نہ سماوین۔ اس نے ایک دوست کی خاطر پہر کر جہوٹ بول لیا اور شاگرد شاکر نے ایک ناحق کی عداوت کا حق ادا کرنے کے لئے اپنے جہوٹ کا کمال دکہایا۔ استاد کی ہنر آموزی کی داد ہو تو ایسی ہی ہو۔ اچہا شاکر صاحب یہ تو بتائیے۔ کہ اگر اخبار بدر کا ۱۵ صفحون کا مضمون باوجود ختم ہو جانے کے آپ کے نزدیک شیطان کی آنت کی طرح ختم نہین ہوتا۔ تو پہر وہ مضمون جو آپ کی الہامی کتاب کے مطابق دنیا بہر مین بھی سما نہین سکتا اس کا نام آپ کے نزدیک کیا ہوگا۔ ہمین تو یہ معلوم نہین کہ شیطان کی آنت کتنی لمبی ہوتی ہے۔ شاید آپ کو آپکے خداوند نے بتایا ہو کیونکہ وہ کچہ عرصہ تک اس کے پیچہے پیچہے لگے پہرے تہے۔ جیسا کہ اناجیل مقدسہ مین مذکور ہے۔ اگر بقول آپ کے مان ہی لیا جائے کہ وہ ایسی ہی لمبی ہوتی ہے۔ تو پہر یسوع کے کارنامون کی معصوم کتاب مذکورہ یوحنا صاحب تو سارے جہان کے شیطانون کی نہ ختم ہونے والی آنتون کو جوڑ کر اگر ایک لمبا زنجیر بنایا جاوے۔ شاید اس سے بھی بڑھ جاوے شاکر صاحب نے ہمارے اشتہار اخبار بدر کے متعلق بھی ایسی ہی دروغ بیانی کر کے الٹا ہم پر سفید جہوٹ بولنے کا الزام لگایا تہا ہم اخبار تحفہ سرحد کے مالک پادری ہیبل صاحب کو توجہ دلاتے ہین۔ کہ اول تو عیسوی مذہب کی بنیاد ہی خود کفارے اور الوہیت مسیح کی ریتلی چٹان پر ہے۔ اور پہر اس پر انہون نے ایڈیٹر ایسا رکہا ہے۔ کہ جس کو صریح جہوٹ بولنے مین بھی کوئی شرم نہین۔ تو پہر ان کا اخبار کہان تک نیکی کی شہرت حاصل کر سکتا ہے۔

مسلمانوں کی نکبت کا علاج

ایڈیٹر صاحب وطن مسلمانون کے ادبار کا دکہڑا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہین کہ یورپ اور اسلامی دنیا کی مثال وہ ہے جو لب دریا بہیڑیے اور بہیڑ کی کہانی مین بیان کیا جاتا ہے مگر یہ نہین فرمایا کہ وہ شیر جس نے یورپ کو فتح کیا تہا اور آج اس یورپ کے سامنے بہیڑ کی مانند اپنی کرتوتون سے ہو گیا وہ پہر شیر کیونکر بن سکتا ہے؟ اس کا جواب ایک شعر مین ہم ہی دیتے ہین۔

از رہ دین پروری اہل عروج اندر شکست

بازچون آید بیاید ہم ازین راہ بالیقین

۵۷ء کے غدر کے بانی مبانی کون تھے

ہندوؤن کا مشہور روزانہ اخبار پترکا (بقول وطن) لکہتا ہے کہ ۱۸۵۷ء کی بغاوت بیشک ہندون سے شروع ہوئی اور انہون نے ہی اس بغاوت کی مشین کے کل پرزون کو چلایا۔

مکتی فوج

مسیح موعود کے زمانہ مین مذہبی جنگون کے خاتمے کے ثبوت مین ایک مکتی فوج کا وجود بھی ہے۔ یا تو وہ زمانہ تہا کہ یورپ کے عام عیسائی بھی مسلمانون کے کشت و خون کے واسطے تلوارین اور بندوقین لے لیکر دوڑتے تہے۔ اور یہ زمانہ ہے کہ اپنے آپ کو فوجی کہنے والے بھی بجز خفیہ تدبیرون اور عالیشی اخلاق کے اور کوئی ذریعہ صلیب پرستی کے پہیلانے کا استعمال نہین کرتے حال مین اس فوج کے ایک عہدیدار پنجاب مین پہر رہے ہین جو ایک معزز سرکاری ملازمت کو چہوڑ کر اور فقیر سنگہ نام رکہوا کر ذیل کے نادانون کو ایک انسان کا پوجاری بنانے مین مصروف ہوئے ہین اور خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہو رہے ہین۔ ہمارے ہمعصر لیٹ کرسچان ایڈیٹر پیسہ اخبار مکتی فوج کی تعریف مین لکہتے ہین کہ بہت ہی شریف اور اعلیٰ پایہ کا نیک کام کر رہی ہے۔ تعجب ہے کہ یورپ امریکہ کے دانا لوگ تو مذہب عیسویت سے بیزار ہو کر دن بدن اسے چہوڑتے جاتے ہین۔ اور یہ مشنری لوگ ہین کہ آئے دن بوریہ بستر اٹہائے ہندوستان پر حملہ آور ہوتے رہتے ہین۔ اور یہ نہین سوچتے کہ اگر مخلوق کی ہی پرستش کرنا اچہی بات ہے۔ تو پہر خود ہندوستان مین تینتیس کروڑ دیوتا موجود ہے۔ ہندو تو خود ہی بتون کو چہوڑ رہے ہین۔ اب تم نیابت کیا پیش کرتے ہو۔

شاہ کابل اور اُن کی بے تعصبی

علی گڈھ کالج کا معائنہ کرتے ہوئے شاہ کابل نے شیعہ لڑکون کو دیکھتے ہوئے یہ فرمایا ہے ۔ کہ مین سب فرقون کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہون ۔ اور میری ماتحت رعایا مین سے ایک تعداد ہندؤن اور یہودیون کی بہی ہے ۔ پس جبکہ مین ان کو بہی عزیز رکھتا ہون اور مین نے ان کو ہر طرح کی مذہبی آزادی دے رکھی ہے ۔ تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ مین ایک مسلمان فرقہ کو کسی قسم کی ایذا رسانی کا خیال رکھون ۔ یہہ چند فقرات امیر صاحب نے شیعہ فرقہ کی تسلی اور تسکین کے لئے بیان فرمائے ہین اور اُون کا اہل دہلی کو گایون کے ذبح کرنے سے منع فرمانا بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ امیر صاحب کو ضرور اس بات کا خیال ہے ۔ کہ ان کی کسی روش سے کسی خاص فرقہ یا گروہ کی دل شکنی نہ ہونے پائے ۔ اگرچہ قرآن شریف ان اللہ یامرکم ان تذبحو بقرۃ کے حکم سے اور دیگر اور کئی جگہ پر اس بات کو جائز ہی نہین بلکہ پسند فرماتا ہے ۔ مگر پہر بہی امیر صاحب نے اپنے میزبانون اور اپنے ملک کی رعایا کو خوش کرنے کے لئے روا نہین رکھا کہ ایسا کام کیا جاوے ۔ بلکہ اہل دہلی پر خفگی ظاہر کی ہے کہ کیون اُنہون نے ایسا ارادہ کیا پس اگر اور کچہہ نہین تو کم از کم اس بات سے اتنا تو ضرور ہی ثابت ہوتا ہے ۔ کہ امیر صاحب کو اپنی رعایا کی دلجوئی مقصود ہے اور وہ کسی قسم کے قانون سے اُن کے مذہبی امور مین دست اندازی نہین کرنا چاہتے ۔ مگر اس جگہ یہ بات قابل بیان ہے نہین قابل بیان ہی نہین بلکہ ہم چاہتے ہین کہ امیر صاحب اس بات کا جواب دے کر ہماری طبیعت مین یکسوئی پیدا کرین اور وہ یہ کہ جبکہ کل اسلامی فرقون بلکہ دوسرے مذاہب کو بہی اونہون نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے ۔ تو کیا وجہ کہ فرقہ احمدیہ سے اونہون نے وہ سلوک جائز نہین رکھا ۔ جس کا کہ اونہون نے خود اپنی زبان سے علی گڑھ مین اقرار کیا ہے ۔ اگر یہہ بہی فرض کیا جاوے کہ احمدی فرقہ مسلمانون سے نہین ہے ۔ بلکہ ملحد کافر مرتد بے ایمان اور دجالون سے نعوذ باللہ بہرا ہوا ہے تو پہر بہی کیا حرج ہے ۔ کیا ان کا اتنا بہی حق نہین ۔ کہ یہودیون اور ہندؤن جیسا سلوک ان سے کیا جائے جبکہ امیر صاحب ہر انسان اور ہر فرقہ کو مذہبی آزادی عطا فرماتے ہین تو کیا فرقہ احمدی انسان نہین یا ایک فرقہ نہین ۔ اس وقت ناظرین کے دل مین طبعاً یہہ خیال پیدا ہوگا کہ امیر صاحب نے ان لوگون پر کونسا ظلم کیا سو مین خود ہی اس بات کو ظاہر کر دون گا ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ اس فرقہ احمدیہ کے ایک سر برآوردہ ممبر اور حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب ایدہ اللہ کے فرمان پر چلنے والے یعنے صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کابل مین صرف اس غرض کے لئے شہید کئے گئے کہ وہ حضرت کے مُرید اور ضرورت وقت کے مطابق جہاد کے منکر تھے ۔ باوجود اس کے کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب نے قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے ثابت کر دیا کہ جہاد غلط ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے ۔ کہ مسیح موعود کے وقت جہاد بند کر دیا جائے گا ۔ جیسا کہ بخاری شریف مین یضع الحرب سے ظاہر ہے اور پہر جہاد کے لئے جو لوازم آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے ہین وہ پائے نہین جاتے ۔ مسلمانون مین سے خود ایمان اُٹھ گیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی جو انصاف پسند ہے ۔ اس کے سایہ مین کسی قسم کی تکلیف نہین یعنی ہر طرح سے مذہبی آزادی ہے ۔ اور ایک مؤمن انسان ہونے کی حیثیت مین ہمارا فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ سے نیکی کرین اور اُس کے اقبال کے لئے دُعا کرین نہ کہ اس سے لڑین اور خود اس مین خلل ڈالین مگر یہہ اقوال امیر صاحب کے خیال کے مطابق کفر یا اس سے بھی کچھ بڑھکر تھے جن پر کہ امیر صاحب کو بھڑکایا گیا اور وہان کے علماء نے امیر صاحب کو صلاح دی کہ ایسے شخص کو ضرور سخت سزا دینی چاہیئے ۔ یاد رہے کہ مولوی عبد اللطیف صاحب کوئی ایسے ویسے آدمی نہین تھے بلکہ سُنا ہے کہ اونہون نے موجودہ شاہ کابل کی تخت نشینی کے وقت دستار بندی کی تہی اُن کے ماتحت مُرید پچاس ہزار آدمی تھے اور ایسے وقت مین جبکہ امیر صاحب نے اون کو گرفتار کرنے کا ارادہ کیا تہا ۔ افغانستان جیسی جگہ مین کسی فساد کا چھوٹنا کوئی مشکل بات نہ تہی مگر احمدی جماعت کے لوگ جو کہتے ہین اس پر عمل کرتے ہین اور اس لئے صاحبزادہ صاحب نے اون کو حقارت کی نظر سے دیکھا اور بلا کسی حجت کے اپنے آپ کو امیر صاحب کے سپاہیون کے حوالہ کر دیا ۔ اُسوقت وہ خوست مین تھے جو کہ ان کا مسکن تہا اور جہان کہ آپ کی کئی لاکھہ کی جائداد تہی ۔ یہی نہین بلکہ اُن کی جائداد انگریزی علاقہ مین بہی واقعہ ہے اور اس طرح وہ انگریزی رعایا بہی ہے ۔ غرض کہ جب اُنکو گرفتار کرکے کابل مین پہنچایا گیا اور امیر صاحب نے خود بلاکر اون کو کہا ۔ کہ آپ اس خیال سے توبہ کرین مگر اونہون نے فرمایا کہ جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور جو اس کا حکم ہے مین اس سے گریز نہ کرون گا ۔ نہ تو مسیح موعود کو جہوٹا کہونگا اور نہ جہاد کو جائز قرار دُون گا ۔ اور اس لئے علماء کے فتوے سے اونکو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا اور جبکہ ایک میدان مین اون کو کھڑا کرکے اردگرد ان کے ایک کثیر گروہ کھڑا ہوگیا جن مین سنا گیا ہے کہ خود امیر صاحب اور اُن کے بہائی نصر اللہ خان جو امیر صاحب سے بڑھکر اس کام مین حصہ لینا چاہتے تہے اور دیگر علماء و عمائدین شامل تہے اس وقت پہر اون کو موقعہ دیا گیا ۔ مگر اونہون نے جواب دیا کہ نہ مین خدا کے مامور کا انکار کرسکتا ہون اور نہ جہاد کو جائز قرار دے سکتا ہون اور حق کا انکار نہین کرسکتا اس کے بعد پہلا پتھر امیر صاحب یا بڑے قاضی صاحب نے چلایا اور بعد ازان تمام طرف سے پتھر برسنے شروع ہو گئے یہان تک کہ ایک ڈھیر پتھرون کا جمع ہوگیا اور اس طرح صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب گورنمنٹ انگریزی کی وفاداری مین سخت بے دردی سے شہید ہوئے اور یہی نہین بلکہ اس سے پہلے ان کا ایک شاگرد عبد الرحمن صاحب بھی اس لئے قتل کیا گیا تہا کہ وہ کیون جہاد کا منکر تہا **مین اس کا الزام امیر صاحب پر نہین دیتا بلکہ علماء کا قصور تھا** ۔ مگر امیر صاحب بھی اس سے بچ نہین سکتے کیونکہ اون کو خدا نے کل افغانستان کا حکمران مقرر کرکے وہان کے کل باشندون کی جانین اُن کے ہاتھ مین دیدی ہین ۔ پس کیا اون کا فرض نہ تہا کہ وہ خدا کی امانت مین خیانت نہ کرتے ۔ ناظرین آپ غور کرین کہ ان کا شہید ہونا کس قدر دردناک واقعہ ہے ۔ موت تو سب کو آتی ہے ۔ مگر اس قسم کی موت کہ زندہ آدمی پر پتھرون کی بوچھاڑ کی جاوے ۔ اور اس کو باندھ دیا جاوے تاکہ وہ ہل نہ سکے اور اسی طرح وہ ایک کافی وقت مین سسک سسک کر مرجائے اور پہر اس کی لاش کو دفن بہی نہ کرنے دیا جاوے کیا امیر صاحب کو گائے کی قربانی پر افسوس اور غصہ ظاہر کرنے سے بہتر نہ تہا کہ ایک غریب مزاج انسان کی قربانی پر افسوس ظاہر کرتے ۔ مگر نہین انہون نے اس پر بس نہین کیا بلکہ صاحبزادہ صاحب کے بیوی بچون کو قید کرکے وہ رہی سہی تکلیف بھی کمال کو

پہنچادی۔ جو شاید ان کے سنگسار کرنے مین باقی رہ گئی تھی ہم ان کے اس دلی والے معاملہ پر نکتہ چینی نہین کرتے مگر چاہتے ہین کہ گائے کے برابر ہی ایک معزز اور غریب مزاج انسان کا خیال کیا جاتا۔ جو کہ راستی پر تھا اور پھر ان کی دوستدار ہمسایہ طاقت کو ایک آفت سے بچانے کے لئے اور آئے دن کی تکلیفون سے مخلصی دلانے کی کوشش کرتا تھا۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود کے ہر ایک خادم کا فرض ہے۔ کہ وہ لوگون کے جہاد کے غلط مسئلہ سے باز رکھے اور جس کا اثر سرحد پر ظاہر بھی ہوا ہے۔ جس کا پاینیر کا ایک پچھلا آرٹیکل مظہر ہے۔ جس مین کہ کوئی محمد افضل صاحب علیگڈہ کے اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ حضرت صاحب کی تحریرین بلا کسی غرض کے جہاد کی ممانعت مین شائع ہوئی ہین اور ان کا اثر پڑا ہے۔ جیسا کہ اونہون نے سرحد کے سفر مین مشاہدہ فرمایا ہے۔ اور وہ گورنمنٹ کو آپ کی مدد کے لئے تحریک کرتے ہین اور ان کا اس سلسلہ سے بھی کوئی تعلق نہین۔ غرض کہ اس نظارہ کو دیکھ کر مرحوم کے کئی شاگرد اور دوسرے احمدی اس خوف سے وہان سے ہجرت کرکے یہان گورنمنٹ انگریزی کے علاقہ مین چلے آتے ہین کہ ایسا نہ ہو۔ ہمارا بھی وہی انجام ہو۔ ہم ایک اور بات کا مدینا بھی ضروری سمجھتے ہین کہ ہم مان لیتے ہین کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے امیر صاحب کی مملکت مین ان کے عقیدہ کے برخلاف جہاد کی ممانعت کے متعلق وعظ وغیرہ کہنے مین غلطی ہی کی سہی لیکن کیا اس کی سزا قتل ہو سکتی تھی۔ اے شاہ کابل ہم آپ سے درخواست کرتے ہین کہ کاش آپ ایک گائے کے برابر ہی ایک انسان کا لحاظ کریں۔ والسلام

محمود احمد۔

بدر پرچہ کی طرف احباب کی خاص توجہ درکار ہے

ہم نے تمام احمدی بھائیون کے لئے عموماً اور بدر کے خریدارون کے لئے خصوصاً بدر کے ساتھ ایک سلسلہ کتب کا بھی رکھا تھا تاکہ دارالامان سے اگر انہین کسی کتاب کے منگوانے کی ضرورت ہو تو بآسانی و بکفایت منگوا سکین۔ چونکہ اخبار کی قیمت کا حساب بھی ساتھ ہے اس لئے کتابین منگوانے مین زیادہ سہولت تھی اور ہے۔ اس کے لئے ہمارا منشاء اب اعلی پیمانہ پر کرنے کا مصمم ارادہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم چاہتے ہین کہ حضرت اقدس کی وہ کتابین جن کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا اور اب نہین ملتین۔ پھر از سر نو طبع کرین چنانچہ براہین احمدیہ نہایت عمدہ کاغذ پر بڑی خوشخط چھپوائی جا چکی ہے۔ قیمت ایسی کم رکھی ہے کہ غریب سے غریب بھی شوق ہو۔ تو لے سکتا ہے۔ پھر درثمین چھپوائی جس مین آج تک کی تمام نظمین درج ہین اور تقریباً دوسو صفحے صرف ۸ آنے کو دئے جاتے ہین اب آئندہ بھی آپ دیکھینگے۔ کہ خدا تعالیٰ کس کس کتاب کے چھاپنے کی توفیق دیتا ہے۔ اس کے علاوہ جو چھپی ہوئی کتابین ہین۔ حضور علیہ السلام کی یا بزرگان ملت کی ان کا بھی ذخیرہ جمع کیا جاتا ہے گا اور موجود بھی ہے دوسری تجویز یہ ہے کہ عام علمی و اخلاقی و تاریخی کتب سلف صالحین یا اس زمانے کے علماء و فضلاء کی چھپا کی جاوین تاکہ احمدی بھائی اپنی روحانی غذا اپنے اعتبار پر کسی قسم کے نقصان سے بے فکر ہو کر حاصل کر سکیں اسی سلسلہ مین عام ضرورت کی کتابین رکھی جائینگی یا چھاپی جاوینگی۔ مثلاً دوسو سال کی جنتری عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگی۔ جس سے حساب مین بہت کچھ سہولت ہو سکتی ہے۔ سوم یہ کہ ایسی کتابین اور رسالے بزرگان ملت کی اصلاح سے تصنیف و تالیف کی جاوین جن کی آج کل سلسلہ مین ضرورت ہو وہ مخالف کتابین جن کے جواب تا حال شائع نہین ہوئے ان کے جواب بھی چھاپے جائینگے۔ چنانچہ بعض کتابون کے جواب ابھی سے تیار ہین۔ شہادت القرآن مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا مختصر جواب لکھا ہوا موجود ہے ایسا ہی الہامات مرزا مولوی ثناء اللہ امرتسری کا احباب اپنی اپنی درخواستین بھیجدین۔ تاکہ اس کے مطابق تعداد مین چھپوائی جا سکین۔ جو حضرات زبانی و تحریری طور سے ایسے جوابون کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہین وہ خاص توجہ فرماکر درخواستین بھجوادین۔ اس کے سوا سلسلہ کو جیسی کتابون کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اس سے ہمین اطلاع دیجائے۔ تاکہ ہم ایسی کتابین مہیا کرلین۔ امید ہے کہ ہمارے پیارے بھائی اس تحریک کی امداد کے لئے پوری توجہ سے کام لین گے اور ہمارا توکل تو اللہ پر ہے۔ اور وہ ہمارے ارادون مین برکت دے اور اپنی جناب سے ایسے اسباب مہیا کردے۔ جن سے یہ تجویزین قوہ سے فعل مین آئین اور اپنی صفت رحمیت سے ہماری مساعی کو مشکور کرے تا اعلاء کلمۃ اللہ کے خدام کہلانے کا شرف حاصل ہو۔ وما توفیقی الا باللہ

ناظم بدر بکڈپو

غزل از نتائج افکار خاکسار فخر الدین ملتانی

طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام المتشاور من الاکبر النجیب آبادی

شکر خدا ادا ہو طاقت کہان زبان مین
لے آئی اس کی رحمت عاجز کو قادیان مین

دارالامان مین رہ کر جو نعمتین ہین حاصل
ان کی مثال بھی اب ملتی نہین جہان مین

وہ دردِ دل عطا کر یارب میری فغان مین
ہو جائے شور برپا سب اہل آسمان مین

جو التجا کرون مین تجھ سے وہی ہو پوری
دے دے اثر تو ایسا یارب میری زبان مین

کہدو عدو کو آئے کچھ حوصلہ اگر ہے
دکھلائے اپنے جوہر آکر وہ قادیان مین

آتا نہین مقابل کوئی بھی اس جری کے
میرے امام کی اب وہ دھاک ہے جہان مین

ہو شوق جس کو آئے دارالامان مین دیکھے
جوش بہار ہے اب اس اپنے گلستان مین

وہ نور دین کہ جس کے مداح خود ہین مہدی
مجھ سے ثنا ہو اس کی طاقت نہین زبان مین

احسن کی خوبیان سب مجھ سے ادا ہون کیسے
ایسی زبان نہین ہے وسعت نہین بیان مین

اے فخر شاعری پر ہے فخر مجھ کو اپنی
مداح جس کا ہو نہین مہدی ہے وہ جہان مین

اعلان۔ ایک احمدی لڑکا مسمی محمد فضل قادر عمر ۱۸ سال مدرسہ دنیانگر سے بوجہ کمزوری تعلیم مفرور ہو گیا ہے اگر کسی صاحب کو ملے۔ اور وہ پتہ مفصل دے۔ تو اس کا باپ مبلغ دس روپیہ انعام دینے کو طیار ہے۔ حلیہ یہ ہے۔ قد درمیانہ گورا رنگ۔ جسم قدرے بھاری۔ دانتون کا بیڑ قدرے اونچا۔

گائے کا پیشاب

عاجز راقم نے برسون سرکاری مدرسہ مین بھی تعلیم پائی۔ پھر سرکاری مدارس مین برسون ملازمت بھی کی۔ ظاہر ہے۔ کہ زمانہ طالب علمی مین اکثر ہم سبق ہندو تھے۔ اسی طرح جن مدرسون مین بحیثیت مدرس کام کیا اُن مین آٹھ آٹھ دس دس دوسرے مدرس بھی تھے اور اکثر ہندو ہی تھے جن سے دوستانہ مراسم برتے جاتے تھے۔ زمانہ جاہلیت مین سینکڑون ہندون سے ملاقات رہی۔ اہل ہنود کے مراسم اور عقائد سے بھی مجھ کو عام مسلمانون سے زیادہ واقفیت ہے۔ ایک دو نہین بلکہ بیسیون ہندون کی مذہبی کتابین بھی مین نے مطالعہ کین۔ مگر عجیب اتفاق ہے۔ کہ گئو متر کے مشہور مسئلہ سے مین ابھی تک ناواقف ہی تھا۔ اپنے مسلمان بھائیون سے یہ سنکر کہ اہل ہنود گائے کا پیشاب پیتے ہین۔ مین یہ کہا کرتا تھا کہ یہ ویسے ہی ہندون کے مخالفون نے مشہور کر دیا ہے ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی پیشاب پینے پر آمادہ ہو یا خوشی سے پی بھی لے اور پی لے تو قے کرتا کرتا مر نہ جائے مجھ کو یاد پڑتا ہے کہ شاید ایک مرتبہ مین نے کسی اپنے ملنے والے ہندو سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا تو اُس نے یہی کہا تھا کہ "ہم گائے کو پوتر (پاک) جانتے اور اسی وجہ سے اس کے پیشاب کو زیادہ پلید نہین سمجھتے ہین۔ مگر پیشاب کے پینے کی بات بالکل غلط ہے۔ اوس روز سے مجھ کو ایسا یقین ہوگیا تھا کہ اس گئو متر پینے کی بات کو بالکل لغو اور کذب سمجھتا تھا مگر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھئے۔ مین ۷ ادسمبر دس بجے صبح کی گاڑی مین مقام اسٹیشن لکسر جنکشن سے سوار ہو کر براہ سہارنپور بہ ارادۂ دارالامان امرتسر کی جانب روانہ ہوا اور رات کے دو تین بجے امرتسر کے اسٹیشن پر پہونچا۔ اس سفر مین عجیب اتفاق پیش آیا کہ شروع ہی سے ایک شخص گاڑی کے کمرہ مین سوار تھا جس کو بخار اور اس کی وجہ سے تکلیف زیادہ تھی۔ مین نے انسانی ہمدردی کے شایان سمجھ کر اس کو چند مناسب مشورے بتائے اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ مین طبیب ہون۔ دوسرے شخصون نے یہ سُنکر اپنے اپنے لئے نسخے لکھانے اور حالات بیان کرنے شروع کئے۔ بہت سے اشخاص ایک دو اسٹیشن کے بعد اتر جاتے تھے مگر نئے سوار ہونے والون کو سلسلہ وار جبر ہو جاتی تھی۔ اور اس طرح امرتسر تک مجھ کو نبض دیکھنے مریضون کے حالات سننے دوائیان بتانے اور نسخے لکھنے سے فرصت نہ ملی سفر کے وقت کسی اسٹیشن سے ایک ہندو سوار ہوئے جن کا نام شب چرن تھا اور جو فیض آباد کے رہنے والے تھے لاہور کو جا رہے تھے اونہون نے نہایت منت سماجت سے مجھ کو اپنے ضعف معدہ کے حالات سنانے کے لئے متوجہ کیا اور جو جو علاج دوسرے طبیبون نے کئے تھے اونکو بھی حتے المقدور تفصیل و ترتیب سے بیان کیا۔ اسی مین یہ بھی کہا کہ "مین نے یہ سمجھ کر کہ ہر مرض کی دوا گئو متر ہے بہت دنون تک گئو متر دو وقت پیا مگر اس سے بھی افاقہ نہ ہوا" مین شب چرن کی زبان سے یہ سنکر حیران رہ گیا۔ مگر شب چرن گائے کا پیشاب پینے کو ایسی معمولی بات سمجھتے تھے کہ وہ میرے چہرہ سے میری حیرانی کو مطلق نہ سمجھ سکے۔ پھر مجھ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ عام اہل ہنود اکثر موقعون پر واقعی گائے کا پیشاب پیتے ہین۔ لیکن نیوگ کے مسئلہ کی طرح اپنی زبان سے اس کا اقرار کرتے ہوئے شرماتے ہین افسوس کہ مذاہب باطلہ کی بدولت دنیا مین انسان کیسی کیسی قابل شرم حرکات کے مرتکب ہو رہے ہین مگر چشم بصیرت سے تحقیق کی طرف متوجہ نہین ہوتے۔ قدیم زمانہ کے ہندی فلاسفرون کی یہ ترکیب تو اچھی تھی کہ اونہون نے ملک ہندوستان کی زراعت کے لئے بیل کو ایک ضروری اور قیمتی جانور سمجھ کر اس کی نسل بڑھانے کی یہ ترکیب سوچی کہ گائے کی عظمت کو مذہب مین داخل کر دیا اگر بیلون کی عظمت نہ کی جاتی تو ہل کون چلاتا اور جُوئے سے کس کی گردن زخمی ہوتی؟ اس لئے بیل سے تو کام کاج چلایا اور اس کی آمان کو مسند عزت پر بٹھایا تاکہ قیمتی بچھڑے جنتی رہے اور دودھ دہی کی بھی افراط رہے۔ رہا گوشت۔ سو بکری۔ ہرن۔ چیتل۔ جھانک کا ہندوستان مین بافراط موجود ہی تھا بلکہ بعض معزز دیویون یعنے بااختیار مستورات نے تو آدمی کا بھی گوشت بھوجن کیا ہے اور مہابھارت کے زمانہ مین عام طور سے ہندوستان کے بازارون مین گوشت کا فروخت ہونا ثابت ہے۔ اب مرور ایام سے یہان تک نوبت پہونچی کہ مسماۃ گئو ماتا کے ساتھ دوسرے جانورون کا گوشت بھی حرام کر لیا گیا۔ لیکن اس ترک گوشت خوری مین صرف برہمنون بنیون نے ہی حصہ لیا۔ راجپوت چھتری اور دیگر اقوام آج تک بکرا مچھلی کھاتے ہی ہین خیر یہ سب تو ہو گیا اور اس کا سبب مذہبی واقفیت وغیرہ سمجھا ہی جا سکتا ہے۔ مگر یہ سمجھ مین نہین آتا کہ ہندوستان کی ہندو قوم مین جو خود کو پوتر اور دوسرون کو ملیچھ سمجھنے والی ہین۔ اس گھنونی بات یعنے پیشاب پینے پر کیسے آمادہ ہوگئین۔ جس کے تصور سے بھی جی متلاتا ہے۔

الرّاقم

اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی حال وارد قادیان

ثلج والی پیشگوئی کا پورا ہونا

۷۸۲۔ اخویم صاحب مفتی صاحب زاد لطفکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ نوازش ذیل کی چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار مین درج فرما کر ممنون و مشکور فرما دین۔

گذشتہ سال مین جسقدر پیشگوئیان حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری ہوئی ہین وہ احمدیون پر جو اخبارات کا مطالعہ کرتے رہتے ہین مخفی نہین ہین ہان اگر پوشیدہ ہین تو ان بدقسمت لوگون پر کہ جو یا تو امام زمان کی بیعت سے ہنوز مشرف نہین ہوئے ہین یا جو دیدہ و دانستہ انکاری ہو جاتے ہین بہرحال جو کچھ بھی ہو ہم کو تو ہر ایک ایسی پیشگوئی کہ جو پوری ہوتی ہے باعث ازدیاد ایمان ہوتی ہے اس وقت مارننگ پوسٹ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۸ء میرے سامنے پڑا ہوا ہے اور اس کے لیٹسٹ ٹیلیگرامز کے کالم مین "سخت موسم سرما یورپ مین" سرخی کے نیچے ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء کا لنڈن کا تار شائع ہوا ہے جس مین یہ تحریر ہے کہ "مغربی جانب موسم سرما آ رہا ہے اور برلین مین سردی نہایت شدت سے بڑھ رہی ہے آلۃ مقیاس الحرارت درجہ صفر پر پہونچ گیا ہے اور آسٹریا ہنگری مین صفر سے بھی ۱۵ درجہ اور کم ہو گیا ہے اس سے بہت سی اموات ہو رہی ہین اور براعظم ریلوے نہایت ابتر حالت مین ہین کیونکہ انجن کے پائپ بوجہ ان کے اندر کے پانی کے جم جانے سے پھٹ رہے ہین اور دریائے ڈنیوب اور ڈلیہ کی ہاربرز بالکل منجمد ہو گئی ہین" یہ دیکھکر فوراً مجھ کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ الہام جو بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۲ کے کالم ۲ مین شائع ہوا ہے۔ یاد آگیا اور وہ یہ ہے۔ ۵ مئی ۱۹۰۶ء الہام "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" اب موسم بہار شروع ہے اور ثلج کے دن بھی آئے۔ ہین اللہ تعالےٰ رحم فرمائے کنگسٹن کی زلزلے کے وجہ سے جو حالت ہے وہ ناگفتہ بہ ہے ابھی لوگ اس تباہی کی خبر سے پورے طور سے واقف بھی نہین ہونے پائے ہین کہ ایک جزیرہ بنام سالو الیسٹ انڈین آرچیپیلاگو جس مین پندرہ سو آدمی تھے

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

تمام احمدی بھائیون کی خاص توجہ کے قابل - یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے -

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ - حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس میں جو پیشنگوئیان ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہین اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہئے نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے ۲۵ پچیس سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر دوبارہ چھپوائی گئی ہے اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہے - صرف آپ کے لحاظ قیمت مین تخفیف ہے	[illegible]
درثمین " " " "	حضرت اقدس کی آجتک کی نظمین اس مین درج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمین ہین وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی - اس کے دو سو نسخے ہین یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہین اب موقع ہے	[illegible]
رویائے صالحہ - منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین -	/۴
السر المکتوم " " "	ترانجیل خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵/
شہادت آسمانی حصہ اول " "	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۲/
اعجاز احمدی " " "	حضرت مسیح موعود کی تائید مین	۱/
سراج الحق حصہ اتا د مصنفہ پیر سراج الحق صاحب	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید مین امام ابوحنیفہ کے مذہب کے رو سے	۱۰/
کاسر احمدی " " "	پنجابی نظم	/۰
نظم مستورات " " " "	"	/۰

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق ۶ع

شرح تہذیب الکلام ۴ع

مشکوٰۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموات والارض ۵/

المدینۃ السعدیہ - مسیح موعود کے بارے مین و مسیح ناصری کی وفات وحیات پر مباحثہ مصنفین وغزالی و ابن العزلی والاشعری ۱۰۲/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین اُمید کرتا ہون کہ لوگون کو ان سے فایدہ پہونچے نورالدین

التخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - ع۱ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین بخوشی انکی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرین گے - وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگی - خط وکتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر

ع۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان - صالح نیک خوش رو خوش خو عالم احمدی ہین - آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین - آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی رئیسانہ ہے قوم ومنس ہے اور رفیقون سے آپ کی رشتہ داریان ہوتی رہین آپ نکاح کے خواہشمند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط وکتابت فرماوین - پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اطمینان کر سکتے ہین - اس سے پہلے کوئی بیوی نہین بڑا ہی مبارک ہوگا - وہ خاندان جو اس سلسلۂ اخوت مین پیش قدمی کریگا - انشاء اللہ تعالےٰ

نیاز مند اکمل آف گولیکے ضلع گجرات پنجاب

ضرورت

۱ - مجھے دو ایسے آدمیون کی ضرورت ہے - جو کھیتی کے کام سے واقف ہون تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا للعہ روپے خشک دئے جاوین گے اچھے کام پر ترقی ہو سکتی ہے وہ شخص جہان سے آئین گے ان کا کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہین برابر دیا جاویگا - احمدی ہون -

۲ - مجھے کاشتکارون کی بھی ضرورت ہے ایک سے دس ہل تک کیواسطے مین زمین دے سکتا ہون جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت پر دی جاویگی - مکانات اور آلات کشاورزی کیواسطے لکڑی حسب ضرورت مین دونگا - زمین قریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے اور ہر ایک جنس یہان پیدا ہوتی ہے - جیت سے پہلے یہان پہونچ جانا چاہئے - اس سے زائد اگر کوئی قابل دریافت امر ہو - تو بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے احمدی ہون -

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور - ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

ایجہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) | ۳۰ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء | نمبر (۷)

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ | قیمت برائے افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت اور بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا۔ اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام او ست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ما ست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ما ست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست — منکران مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ما ست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازآن عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

اوقات نماز

نمازون کے اوقات مختلف شہرون مین مختلف ہوجاتے ہین۔ اسواسطے ان کا اخبار مین درج کرنا مفید ثابت نہین ہوا ان نمازون کے اوقات نکال لینے کے واسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے۔ ہر جگہ کے مسلمانون کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کرکے اس کے مطابق دریافت کرلین اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہین۔ کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر مین دہوپ گہڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہوسکتا ہے۔

نماز ظہر اول وقت۔ ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے

نماز عصر۔ دہوپ گہڑی مین ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ بڑھ جائے تو وقت ابتدائے عصر ہے۔ دہوپ کے بالکل زرد ہونے تک۔

یہ بھی یاد رہے کہ گہڑیان ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہین اور وہ وقت مقامی نہین ہوتا۔ نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد۔ نماز عشا ایک گھنٹہ بیس منٹ بعد نماز فجر ایک گھنٹہ ۲۲ منٹ قبل طلوع آفتاب سے لیکر طلوع آفتاب سے پہلے تک۔

وہ الفاظ جنہین حضرت اقدس بیعت لیتے مین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔۔ ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ **استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ** ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنیوالا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔